جلد - ۸

(توحید - ماہنامہ
امرتسر)

۱۹۸۴ء سے ۱۹۸۵ء

سنہ ۱۹۰۲ء

Reg. L. No. 1395

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۹۵

[illegible]

ماہ دسمبر ۱۹۲۰ء [illegible]

سرپرستان توحید

حکیم محمد اجمل خان صاحب مسیح الملک دہلی

حاتم ہمائی غلام حسین بہادر تاجر بمبئے

مولوی ضیاء الدین احمد ایم اے ایل ایل بی سندھ

قل هو الله احد ۔ الله الصمد ۔ لم يلد ولم يولد ۔ ولم يكن له كفوا احد

TAUHID.

تبلیغ اسلام

توحید امرتسر

[illegible]

ایڈیٹر ۔ ڈاکٹر مولوی محمد حسین مبلغ اسلام

یہ سلسلہ ہندوستان کے ہر گوشہ میں خصوصاً اور اطراف و اکناف عالم میں عموماً اسلام کے صحیح اور سچے اصولوں کی تبلیغ کر رہا ہے اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ اسکی توسیع و اشاعت کیلئے ہر طرح کی کوشش عمل میں لادیں تاکہ دنیا کا کوئی گوشہ تبلیغ اسلام کی آواز سے بےخبر نہ رہے اور ہم اللہ کے حضور کہہ سکیں کہ ہم نے توحید کا پیغام ہر ایک کو پہنچا دیا تھا

ہندوستان دہرم پریس امرتسر میں باہتمام لالہ درشن لال [illegible] چھپا

اور ڈاکٹر مولوی محمد حسین ایڈیٹر و پبلشر توحید نے شائع کیا

تعداد اشاعت تین ہزار

اے اسلامی حرارت رکھنے والے بہادرو

حکم خدا کے ہاتھ بکے ہوئے بزرگو! اے وہ لوگو! جو دل و جان کی خدا کے راستہ میں پروا نہیں کرتے اور قرآن حکیم کے ہر حکم کے آگے سر تسلیم خم کرتے ہو لبیک کہو کہ میں

تبلیغ اسلام

کا نقارہ بجاتا ہوں جو حجاز کے پہاڑوں میں چمک کر بلند ہوا جسکو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لیکر تشریف لائے اسی اشاعت اسلام کی خاطر سات سات دن کے فاقے جھیلے اور پیٹ پر پتھر باندھ باندھکر اسلام کی تبلیغ کو پورا کیا وہ جنہوں نے جو کا آٹا کھایا ستی اور پیوند لگے ہوئے کمبل پہنا۔ غرض دنیا کی کسی راحت پر جی نہیں لگایا وہی قیامت کے میدان میں ہماری سفارش کرینگے اٹھو کہ بہادری اور عالی قربانی کا وقت ہے اسلام تم سے اپنا حق مانگتا ہے اور وہ حق بڑا نہیں کہ تم ادا نہ کر سکو تم تو ہمت والے ہو۔ دین کے نام پر سر کٹایا کرتے تھے آج سر کٹانے کی پکار نہیں فقط چند پیسے دینے کا پیغام ہے سہ

چندہ میں نوٹ بوند دو آنہ آنہ دو
خرمن نہ دو خدا کیلئے دانہ دانہ دو

تم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ اس تبلیغی ٹریکٹ کی چند کاپیاں خرید کر مسلمان اور غیر مسلمان بھائیوں میں مفت تقسیم کرے تاکہ اسلام دنیا میں پھیلے اور بیگانہ لوگ خدا سے خبردار ہو جائیں۔ ہمارا فرض یہی تھا کہ اپنی محنت اس میں صرف کر دیں سب کام چھوڑ کر اشاعت اسلام کے [illegible] شائع کر دیں آگے آپ کا فرض ہے کہ اسکو گھر گھر تقسیم کرو اور توحید کا پیغام پہنچنے کا [illegible]

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

لوگوں کو سنا دو یہ ٹریکٹ ماہوار شائع ہوتا ہے سالانہ اجرات [illegible] سے [illegible] سرپرستوں سے [illegible] ماہوار جو صاحب چندہ خریداری کا یا تبلیغی فنڈ میں امدادی چندہ دیں گے ان کو باضابطہ رسید روانہ کی جائے گی۔ تبلیغ کے لئے کتابوں کی تالیف طلب میں زکوۃ خرچ کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ اس لئے صدقہ خیرات یا زکوۃ کے روپیہ سے بھی تم اس رسالہ (ٹریکٹ) کو خرید کر تقسیم کر سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی مومن کا احسان اپنے ذمہ نہیں رکھتا۔ اشاعت اسلام ہی ہمارا فرض اولین ہے اور اسی غرض کو پورا کرنے کے واسطے [illegible] نے ہمکو دنیا میں بھیجا ہے امید ہے کہ اس سعید راہ میں سر اٹھا کر ثواب عظیم حاصل کرو والسلام

ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

محمد حسین کٹڑہ حکیماں

امرتسر (پنجاب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے
آساں نہیں مٹانا نام و نشاں ہمارا

تبلیغ اسلام

توحید

جلد ۸ | بابت ماہ جولائی ۱۹۲۲ء | نمبر ۹

میرے سفر کے دو ورق

توکل اللہ میں امرتسر سے کلکتہ میل میں سوار ہو کر سہارنپور، میرٹھ۔ اور دہلی پہنچا جہاں دہلی کی شاہی جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ امرتسر کے واقعات توحید اشاعت اسلام پر لیکچر دیا گیا۔ بعد ازاں رات کو ہی بعد نماز عشا فتنہ ارتداد کے انسداد پر لیکچر ہو یہاں ۲ روز قیام رہا۔ یہاں سے متھرا میں آیا۔ متھرا میں ہندوؤں کا اتفاق اور شدھی کی تحریک نمایاں نظر آئی۔ سید الطاف حسین شاہ صاحب کی تحریک پر ریلوے اسٹیشن پر بعد نماز مغرب اشاعت اسلام پر قریباً ۲ گھنٹہ لیکچر دیا گیا جسکا اثر حاضرین جلسہ پر بہت ہوا اور ۳ اشخاص اور ایک لڑکا حلقہ اسلام میں داخل ہوا۔ یہاں سے سوار ہو کر ریاست چھترپور جسکی آبادی قریباً ڈیڑھ لاکھ ہے عین سوداگر منڈی میں لیکچر دیا گیا اور توحید کے پرچے مفت تقسیم کئے گئے ایک روز قیام کے بعد یہاں سے رتلام اور رتلام

سے ریاست بڑودہ میں رات کو آیا۔ یہ ریاست قابل دید ہے۔ رات کو بجلی کی روشنی عالیشان بلڈنگس شاہی کورٹ اور نہایت پختہ پتھر کے مکانات راستے فراخ اور کشادہ ہیں۔ آب و ہوا نہایت خوشگوار۔ نہ سردی نہ گرمی عین وسط کے دائیں ہاتھ چوک میں شاہان گجرات کے وقت کی ایک مسجد ہے جو کئی بار منہدم ہو کر پھر ۱۹۱۰؁ء میں سر ابراہیم جیسے قابل بزرگوں کی امداد سے نہایت عظیم الشان بنا دی گئی ہے۔ اسمیں بھی بمبئی کی مسجدوں کیطرح ہزاروں روپیوں کے جھاڑ فانوس اور قیمتی سامان چھت پر لٹکتا ہوا شان اسلام بتا رہا ہے۔ یہاں سے پھر گاڑی پر سوار ہو کر سورت میں بعد نماز جمعہ نظم و نثر میں توحید الٰہی پر لکچر کیا گیا سورت میں اسلام دن بدن ترقی پر ہے۔ یہاں سے اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بمبئی پہنچ گیا۔ بمبئی میں جمعہ مسجد۔ مینارہ مسجد۔ ذکریہ مسجد اور دیگر محلوں میں اشاعت اسلام پر روزانہ لکچر ہوتے تھے یہانتک کہ آواز خراب ہو جانے کے باعث بولا نہیں جاتا تھا۔ خلافت کانفرنس میں بھی نصف گھنٹہ تقریر کی گئی۔ بمبئی میں قریباً ڈیرہ ماہ قیام رہا میں نے اس عرصہ میں کثیر التعداد لکچر تقریریں اور وعظ کئے۔ جس سے تمام مسلم اور غیر مسلموں پر اسلامی حقانیت کی ہیبت چھا گئی۔ واپسی پر کوٹہ راجپوتانہ میں ملکانہ راجپوتوں کی محبت نے روک لیا۔ کوٹہ جسکی کل آبادی ۲ لاکھ انتالیس ہزار پانسو بیالیس ہے۔ اسمیں صرف ۲ ہزار مسلمان ہونگے۔ جمعہ مسجد گھنٹہ گھر کے پاس ہے جسمیں امام سمیت بمشکل صرف نو آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں افسوس صد افسوس اول تو ساڑھے چھ لاکھ آبادی میں چند انگلیوں پر گننے کیلئے مسلمان اور وہ مسلمان بھی صوم صلوٰۃ کے پابند نہیں۔

مسلمانو مسلمان اور سچا مسلمان کسے کہتے ہیں۔ جو اپنی جان اپنا مال اور وہ تمام چیزیں جن سے اسکی محبت ہے۔ خدا کی راہ میں قربان کرے کامل طور پر خدا کی تابعداری کرے۔ اسوقت مسلمانوں کو ہندوستان کے تمام ایسے مقامات پر جہاں مسلمان کم ہوں فوراً پہنچ جانا چاہئے۔ اور دین اسلام کی اشاعت میں

لگ جانا چاہیئے۔

شہرت جو چاہتے ہو سارے جہاں میں اپنی
تبلیغ پہلے کر لو ہندوستان میں اپنی

مسلمان تو آجکل ایک شکستہ بت کی مانند ہیں۔ مسلمانوں کے پاس ترقی اور تہذیب کا ایک ایسا مجرب نسخہ ہے۔ جو کسی کے پاس نہیں۔ لیکن انہوں نے اسکو چھوڑ دیا۔ اسلیئے خدا نے بھی ان سے منہ موڑ لیا مسلمانو قرآن پاک سے کافی سبق مل چکا ہے اب ائیندہ لاپرواہی اور سستی سے کام نہیں چلیگا۔ اٹھو جاگو نیند سے بیدار ہو جاؤ تمام قومیں آگے کھڑی ہیں تم سستی کاہلی کو دور پھینکدو کمر ہمت باندھکر راجپوتانہ میں اشاعت اسلام کے بہترین کام میں مصروف ہو جاؤ۔ خود سچے مسلمان بنو اور اپنے نمونہ پر دوسروں کو دین حق پر لاؤ۔ یہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اسلام غیر مسلم حکومت کے ماتحت رہکر اسکے خلاف ناراضگی پھیلانے کی تعلیم نہیں دیتا۔ اسلام ہی دنیا میں ایک ایسی آئینی حکومت پیش کرتا ہے۔ جو تمام قوموں کیلیئے ایک نمونہ کا کام دے سکتی ہے۔ کیا کوئی تم میں سے ہے۔ جو ان باتوں پر غور کرے اور پھر عمل کرے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اشاعت اسلام کی توفیق بخشے ہمارا خاتمہ نیکی پر ہو ہم دنیا میں وہ کچھ کر دکھادیں جو سچے مسلمان کر کے دکھایا کرتے ہیں والسلام

(محمد حسین ایڈیٹر توحید)

توحید مفت ملتا ہے

رسالہ توحید کی اشاعت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ یہ رسالہ ہندوستان کے علاوہ امریکہ۔ افریقہ۔ بصرہ۔ بغداد۔ نجف۔ ابادان۔ کابل۔ ترکی۔ اسٹریلیا کے تمام مسلمانوں کے نام جاتا ہے۔ اسلیئے اسمیں اشتہار دینا بہت سودمند اور مفید ہے۔ اجرت فی صفحہ ایک بار للعہ و تجدید تک صرف صه روپیہ اشاعت ماہوار تین ہزار ہے چار خریدار پیدا کرنے والیکو ایکسال تک رسالہ توحید مفت جاری کیا جاتا ہے۔ مینجر

امرتسر میں ہندو مسلمانوں کی فساد

پر چند خیالات و واقعات

۱۹۲۳ء کا سال مسلمانوں میں بعض اسباب سے جوش بہت بڑھ گیا ہے۔ جوش واقعی قیمتی چیز ہے اور تمام دنیا کی ترقیاں بنی نوع انسان کے جوش ہی کا نتیجہ ہیں۔ لیکن اسکے ساتھ یہ اصول بھی ہر مسلمان کے پیش نظر رہنا چاہیے کہ جوش میں اگر کوئی بیجا اور ناشائستہ حرکت کر بیٹھے کے مقابل جوش کو روکنا اور ضبط و صبر سے کام لینا زیادہ بہادری کا کام ہے

برٹش گورنمنٹ آئینی سلطنت ہے اسکی ہی برکتوں سے وہی لوگ زیادہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو جوش کو آئین کے تابع رکھکر اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے باقاعدہ اور تہذیب کی لڑائی لڑیں خوب یاد رکھیں کہ مسلمان اپنے جوش و خروش کو جسقدر زیادہ باقاعدہ بنا کے قانون سے ہم آہنگ کرتے جائینگے اسی قدر زیادہ کامیاب ہونگے

امرتسر کے فساد کا افسوسناک واقعہ

مہذب اور شائستہ مسلمانوں کا فعل نہ تھا وہ چند مستقل جہلا کے جوش کا اظہار تھا جسمیں کوئی صاحب علم تعلیم یافتہ مسلمان ہرگز شریک نہ تھا۔ بلکہ عام مسلمانوں نے نہ انکے فعل کو پسند کیا۔ اور نہ ہی ہندوؤں سے مقابلہ کرنا چاہا۔ بیچے مسلمانوں نے اس مسئلہ میں وہی باقاعدہ طریقہ اختیار کیا جو انکی پاک کتاب میں لکھا ہے جس پر مہذب گورنمنٹ مہذب رعایا اور مہذب مسلمان عمل کر رہے ہیں۔

تم کسی کو گالی مت دو کو وہ تمکو گالی دیتا ہو مسلمانوں نے جس افسوسناک لا پرواہی اور بے توجگی سے کام لیا ہے یہ ان پر ایک نہایت مذہبی الزام ہے اللہ تعالے نے ہمکو ایک ایسی شمعدان اور روشنی دی تھی جسکے ذریعہ ہم غیر مسلموں کو اندھیرے

کفر و دین میں سے روشنی دکھلا کر تاریکی سے اسلام کی روشنی میں اشاعت اسلام کے
فرض سے سبکدوش کرتے برخلاف اسکے مسلمانوں نے توحید کا پاک پیغام جو انکے
سینوں میں اسلئے محفوظ اور امانت رکھا گیا تھا۔ تا وہ غیر مذاہب کو تبلیغ اسلام
کے ذریعہ دین حق پر لا کر کھڑے کرتے۔ تا اللہ تعالےٰ کی برکات انپر نازل ہوتیں
اور یہ یوم بد انکو دیکھنے نہ پڑے۔

غیر مذاہب عیسائی اور اہل ہنود وغیرہ

افسوس مسلمانوں کے پاک کلام کی ہتک کریں دین اسلام جیسے پاک مذہب
پر بیجا حملے کریں اور ہم بے غیرت بن سنا کر خواب غفلت میں پڑے خراٹے
لیتے رہیں۔ انکو بہادری قربانی اور مالی امداد کا وقت ہے۔ اللہ تعالےٰ ہماری
مدد کیلئے تیار ہوا ہے آسمانی ملائک فتح و نصرت کے علم اٹھانے چلے ہیں۔
اللہ تعالےٰ کی برکات لیئے آ رہے ہیں۔ دیکھو اس موقعہ کو ہاتھ سے جانے
نہ دو۔ ہر چہار طرف پھیل جاؤ اور غیر مسلموں میں اپنے مذہب کی اشاعت
کرو یہ وہی راستہ ہے۔ یہ وہی تبلیغ اسلام کا نقارہ بجتا ہے۔ جو حجاز کی
پہاڑوں پر چمک کر بلند ہوا اور جسکی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لیکر تشریف لائے
اسی اشاعت اسلام کی خاطر سات روز کے فاقے کیئے جلتی ریت
پر لیٹ گئے۔ بھوکے پیاسے پیٹ پر پتھر باندھ باندھ کر اسلام کی اشاعت
کو پورا کیا۔ اللہ تعالےٰ ہمکو دین اسلام کی اشاعت کیلئے سچا جوش دے۔ ہمارا
خاتمہ نیکی پر ہو۔ اللہم انصر من نصر دین محمدؐ

خریداران توحید

اپنا پتہ تبدیل کرانے کیلئے دفتر توحید میں فوراً اطلاع کر دیا کریں اور خط میں
خریداری نمبر کا حوالہ ضرور لکھیں ورنہ تعمیل نہ ہوگی نیز
تبلیغ فنڈ یا رسالہ توحید کا چندہ بنام ڈاکٹر مولوی محمد حسین صاحب تبلیغ اسلام
ایڈیٹر توحید امرتسر روانہ کریں۔

مذہبی خیالات
ہندو مسلمان

ہندوستان کے دو سانس

(از مولائے سخن مصور فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی صاحب مدظلہ دہلوی)

آنکھوں میں سرمہ لگایا عینک لگائی۔ جنگل دکھایا۔ باغ کی سیر کی۔ اخبار پڑھوائے مروت و بے مروتی کی اشارہ بازیاں کرائیں۔ کانوں کو گانے سنوائے۔ فاقہ زدہ ہندوستانیوں کے آہ و نالے سنوائے۔ ناک نے جرمنی عطر سونگھے۔ زبان نے کرسمس کیک کھائے۔ بے مزہ ولایتی کھانے چکھے چٹخارہ لینے کو ترسی۔ کمزوروں۔ غریبوں پر گرجی برسی۔ ہاتھوں نے لاٹ صاحب اور کلکٹر صاحب سے مصافحے کئے۔ رپورٹ کے قلم پکڑے۔ جلسوں کی کرسیاں کھینچیں۔ پاؤں کالے بوٹ پر سوار ہوئے فٹ بال کی ٹھوکروں سے جی بہلایا۔ مگر میرے سانسوں کے لئے کیا ہوا۔ جن کے ان سب کا دم سلامت ہے۔ یہ نہ ہوتے۔ یہ نہوں۔ تو آنکھ بند زبان گونگی۔ کان بہرے اور ناک بے حس ہو جائے۔ ہاتھ پاؤں بھی بیکار و شل ہو جائیں۔ تو پھر کیوں نہ میں اپنے ان پیارے پیارے ہلکے ہلکے سانسوں کی قدر کروں۔ اگر یہ کچھ دیکھنا چاہیں۔ تو خوب دکھاؤں۔ وہ جو کچھ آنکھوں نے نہ دیکھا ہو۔ اگر یہ سننا سونگھنا۔ چکھنا چاہیں تو کائنات کی نعمتیں حاصل کروں۔

مجھے انکی خاموشی میں افسردگی نظر آتی ہے۔ یہ کیوں چپ چاپ۔ گھڑی باہر آتے ہیں۔ گھڑی اندر جاتے ہیں۔ انہیں کس کی تلاش ہے انہیں ایک جگہ قرار کیوں نہیں؟ انکو نیند ہی نہیں آتی۔ میں سوتا ہوں۔ یہ جاگتے ہیں۔ میں کھاؤں پیوں۔ ہنسوں۔ روؤں۔ لڑوں۔ جھگڑوں۔ انہیں کسی بات سے سروکار نہیں لحظہ کی لحظہ باہر رہے اور پھر اندر غائب۔